

بیرون ممالک قادیانی ریشہ دوانیاں اور پاکستان

عبداللطیف خالد چیمہ

پاکستان بننے کے بعد موسیٰ و ظفر اللہ خان نے وزارت خارجہ کا قلم دان سنبھالا تو بیرون ممالک پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانی اِرتدادی اڈوں میں تبدیل کرنے پر کام شروع کر دیا گیا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت چلی اور ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کے فلور پر لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، خوشگوار حیرت کی انتہا ہے کہ ۱۹۷۰ء میں جس بھٹو مرحوم کی پیپلز پارٹی نے قادیانیوں کی حمایت حاصل کی، ۱۹۷۴ء میں اُسی پیپلز پارٹی کے دورِ اقتدار میں خود بھٹو کے ہاتھوں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جس کی جملہ کارروائی انٹرنیٹ پر آچکی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں شائع بھی ہو جائے گی۔ دستور کی اسلامی دفعات خصوصاً تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت جیسے قوانین کے خلاف بین الاقوامی سطح پر مہم زور پکڑ رہی ہے اور اس میں بیرون ممالک بعض پاکستانی سفارت خانے اور سفارت کار بھی قادیانی سازشوں کا شکار ہو کر ملک و ملت کے خلاف سازشوں کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ بیرونی دنیا سے ہمیں مسلسل ایسی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں کہ قادیانی گروہ دجل و فریب کے ساتھ اسلام اور پاکستان کے خلاف لائنگ میں مصروف ہے۔ تازہ ترین صورتحال یہ ہے کہ برطانیہ میں پاکستانی سفارت خانہ (لندن) قادیانی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ پاکستانی ہائی کمشنر واجد شمس الحسن، مسٹر زرداری کی وفاداری میں تمام حدود کراس کر چکے ہیں، ۱۳ فروری کو سفارت خانے میں قادیانی آنجنہانی ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کے نام پر ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر عبدالسلام کو مسلم سائنسدان کے طور پر پیش کیا گیا۔ لارڈ طارق احمد برطانوی منصب کے سائے تلے ملک و ملت کے خلاف سازشوں کی مکمل سرپرستی کر رہے ہیں اور ”قادیانی زرداری پیکٹ“ کے لیے بڑے بے چین ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے مسٹر زرداری کا ملکہ برطانیہ کی طرف سے ہیتھر وائر پورٹ پر استقبال کیا۔ قادیانی ٹی وی (M.T.A) مسلم ٹی وی احمدیہ کے نام سے لندن سے دن رات اسلام اور پاکستان کے خلاف زہرا گل رہا ہے۔ اب یہ چینل کسی دوسرے ملک کے سیٹلائٹ سسٹم کی بجائے پاکستان کی اپنی سیٹلائٹ پاک سیٹ آر 38 ڈگری پر چل رہا ہے اور اسلام کے نام پر اسلام دشمنی پھیلا رہا ہے۔ یہ صورتحال آئین و قانون کے حوالے سے بھی قابل گرفت ہے۔ حکومت اور جیمہ اسمیت متعلقہ ادارے کوئی نوٹس نہیں لے رہے اور اس محاذ پر کام کرنے والی قابل احترام جماعتیں بھی توجہ نہیں دے رہیں۔

